کتاب ملنے کا پتہ۔ منشی محمد لعل خان نمبر ۶۵ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

۷۸۶

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ

یہ بیان ہے لوگون کیواسطے اور ہدایت اور نصیحت ڈر والون کو

مرتبہ جناب منشی محمد لعل خان صاحب مدراسی رضوی نائب صدر انجمن اصلاح عقائد و مدرسہ عثمانیہ اہل سنت وجماعت

فتاوی بر عقائد وہابیہ و دیوبندیہ

سنہ ۱۳۳۵ھ

محب سنت عدو بدعت صاحب دین قویم و ذہن سلیم حکیم حافظ قاری حاجی محمد عبد المجید خان کے اہتمام سے

الیس سی دھر کمپنی ۶/۱ ہالیڈی اسٹریٹ کلکتہ

نقل مضمون از افادات الاحمدیہ والافاضات الحنفیہ

از حضرت اوستاذی المکرم فخر الاذکیا دالزمن جناب مولانا حافظ حاجی شاہ احمد حسن صاحب کانپوری رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ باعث الاشیاء من العدم والصلوٰۃ والسلام علی حبینا وشفیعنا وسیدنا محمد المکرم وعلی آلہ وصحبہ الذین هم اصحاب الفضل والکرم ارباب الجود والهمم اما بعد ارباب فہم وبصیرت پر یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ مذہب سے دنیا مین کوئی چیز پیاری اور دولاری نہین دنیا مین مذہب ہی ایک ایسی دقیع شئے ہی جسکے سامنے نہ مال و دولت کوئی چیز ہے نہ اعزہ و اقارب کی کچہ حقیقت ہے حتی کہ عاشقان مذہب فدایان ملت حنیفہ بیضاء لاڈلے اولاد کی قربانیان چڑھانیکو بھی اپنا فخر سمجھتے ہین اور اپنے نور نظرون لخت جگرون کو اپنے سامنے دیکھتے دیکھتے نہایت ٹھنڈے دل کے ساتھ گلا کٹا دیتے ہین اور اُف تک زبان پر نہین لاتے اور اپنی جان دینی تو کوئی بات نہین ہمارے اسلاف عظام حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جب عرب کے ریگستان سے قدم باہر نکالا تو بڑی بڑی مصیبتون اور بلاؤن کا سامنا ہوا اور قدم قدم پر اون پر ہزارون دشواریان نظر آئین مگر دین مین مستحکم رہے اور ہر قسم کی آفتون بلاؤن کے سامنے سینہ سپر ہوگئے یہانتک کہ اُنھون نے اپنی مبارک جانون کی کچہ قدر و منزلت نہ کی اور اپنے گلے کٹوا کٹوا کر اپنے خون بہا بہا کر ملت حنیفیہ غراء کے خوشنما باغ کو نہایت سرسبزی و ستھراین کے عالم مین چھوڑا اور ان پودھون کے بنیادون کو وہ ایسا محکم اور مستحکم کر گئے کہ ہزارون باد مخالف کے زہریلے جھونکے کھائے لیکن کیا ممکن کہ اسکے کسی بیل و بوٹے پر نشان گرد و غبار کا نمایان ہو اور کسی برگ و بر پر افسردگی و پژمردگی کا اثر ہو۔ بیت نہ کچہ تیزی چلی باد صبا کی + بگڑنے پر بھی زلف اوسکی بنا کی۔ اور کیون نہو الحق یعلو ولا یعلیٰ بعد زمانہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے خداوند عالم نے خاص نوازشون سے اپنے دین پاک کی حمایت کے لئے اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے پیرو پیچھے خادم حضرات مجتہدین کرام کو پیدا کیا ان بزرگون نے بھی خوب ہی حق ادا کیا۔ اور ہم بے مایون کے لئے

قدرتی مشعلین چھوڑ گئے کہ جاہے کوئی کیسا ہی سادہ لوح کور باطن ہو بھٹک نہین سکتا۔ اور اس نقش قدم پر چلنے والا یقیناً منزل مقصود پر جا پہونچیگا ان سب کے سردار چار بزرگوار ہوئے (حضرت سیدنا سندنا امامنا الاعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ۔ وجناب سیدنا وسندنا حضرت امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ وجناب سیدنا امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ وجناب سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم) ان بزرگوارون کو اور انکے مذاہب کو خداے پاک کی عالیجناب مین وہ مقبولیت تامہ حاصل ہوئی کہ جو آجتک کسی کو نصیب نہوئی حق یہ ہے کہ انہین حضرات کا حصہ تھا۔ بالخصوص ہمارے سرتاج جناب امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو جو شہرت اور مقبولیت عطا ہوئی وہ ان صاحبون مین سے کسیکو نہ ملی۔ آج اس زمانہ مین بھی اکثر حصہ اسلام کا آپ ہی کا نام لیوا ہے اور آپ ہی کے نقش قدم پر چلنے والا ہے۔ اور آپ ہی کے مذہب کو بہترین مذاہب قرار دیتا ہے لیکن یہ بھی سنت انبیاء ہے کہ خدا کے دوستون کے کچھ نہ کچھ دشمن بھی ہوا کرتے ہین۔ تھوڑے دن کا عرصہ ہوتا ہے کہ ایک فرقہ وہابیہ پیدا ہوا۔ یہ فرقہ تمام ائمہ کا مخالف بالخصوص ہمارے آقا کا سخت دشمن ہوا بلکہ باوجود نص صریح لاتذکروا موتاکم الابخیر کے بُرے بھلے کلمات سے یاد کرتا ہے۔ اس فرقہ کے زیادہ حالات لکھنے کی کچھ حاجت نہین۔ انکے شر و فساد سے زمانہ گونج رہا ہے۔ انکے بغض و عناد سے عالم گھبرا اوٹھا ہے۔ اسی کا ایک ادنے نمونہ یہ ہے۔ کہ جب حضرت اوستاذی المکرم فخر الاذکیا الزمن جناب مولانا حافظ حاجی شاہ احمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ زندہ تھے تو ان حضرات نے از راہ چالاکی بند کمشین کے ذریعہ سے بہت سارے سوالات بھیجے اور حضرت مولانا قدس سرہ العزیز کا اظہار کرایا۔ لیکن موافق بیت چراغے راکہ ایزد برفروزد ✤ اگر کس تف کند ریشش بسوزد ✤ جناب مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے باوجود عدیم الفرصت و کثرت اشغال کے بہت ہی کم عرصہ مین بالبداہتہ اظہار دئے۔ اور ایسے دندان شکن جوابات دئے کہ ان حضرات کے دانت کھٹے ہوگئے۔ **برادران اسلام حق یہ ہے** کہ حضرت مولانا ہی کا حصہ تھا جو ایسے جوابات پاکیزہ تحریر فرمائے اور ہم بے بضاعتون کو ہمیشہ کیلئے مایہ عزت و ناز عطا فرما گئے ہمارے پاس جناب مولانا کی نئی یادگار سوائے اس اظہار کے کوئی نہین کہ ہمارے پریشان دلونکو مطمئن کرے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال ۔ غیر مقلدین جو اپنے کو اہل حدیث کہتے ہین کب ظاہر ہوئے ۔

جواب نوے برس سے کچھ کم ہوا سنہ ۱۲۴۳ ہجری مین لسبب ضعف سلطنت کے ایک شخص نے کہ نام اوس کا اسمٰعیل تھا ہندوستان کو دار الحرب قرار دیکر تقلید کو شرک بنا کر مقلدون کو مشرک بنایا اور اِس مذہب غیر مقلدی کو رواج دیا ۔

سوال اِس سے پہلے سنیون مین ہندوستان کے تمام مسلمان کس مذہب پر تھے اور سلاطین کس مذہب پر ۔

جواب سُنی حنفی ۔

سوال سلطنت کی حالتِ قوت مین یہ فرقہ غیر مقلدی پیدا ہوا یا کب ۔ اور نکلکر اپنا نام کیا رکھا اور کیا دعویٰ کیا اور مقلدین نے اسکا کیا نام رکھا ۔

جواب ضعف سلطنت مین پیدا ہوا ۔ قوت سلطنت مین یہ فرقہ نہین پیدا ہوا ۔ اہلحدیث وموحد اپنا نام رکھا ۔ اہلسنت ہونے کا دعویٰ کیا ۔ مقلدین نے اونکا نام وہابی نجدی غیر مقلد ۔ لامذہب ۔ بدمذہب رکھا ۔

سوال اِس فرقہ کے ظاہر ہونے پر ہندوستان کے علماے اہلسنت نے انکی تردید کی یا نہین اور علماے حرمین شریفین کے فتاوے اِس مذہب کے بطلان مین آئے یا نہین ۔

جواب انکے رد پر مستعد ہوئے ۔ اور کمر باندھی ۔ اور علماے حرمین شریفین کے فتاوے آئے ۔ اور مطبوع بھی ہوگئے ۔ اور اُنپر مواہیر علمار کے بکثرت موجود ہین ۔

سوال غیر مقلدین اہلسنت مین داخل ہین ۔ یا مبتدع ہین ۔ اگر مبتدع ہین تو کس دلیل سے

جواب اہلسنت مین داخل نہین بلکہ مبتدع اور اہل اہوا ہین اور دلیل اوسکی قول طحطاوی حاشیہ درمختار جلد چہارم صفحہ ۱۵۳ مطبوعہ مصر مین ہے ۔ والمراد من الجماعة عند اہل العلم اہل الفقہ

فراج مین شدت لیتی گمروہ اور ادنکی مقتدی اچھی ہین مگر ہان جو حد سے بڑھ گئی اُنمین فساد آگیا ہے اور عقائد سبکے متحد ہین اعمال مین فرق حنفی شافعی مالکی حنبلی کا ہے ۔

والعلم ومن فارقہم قدر شبر وقع فی الضلالۃ وخرج عن نصرۃ اللہ تعالےٰ ودخل فی النار لان اہل الفقہ والعلم ہم المہتدون المتمسکون بسنۃ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام وسنۃ الخلفاء الراشدین بعدہٗ ومن شذ عن جمہور اہل الفقہ والعلم والسواد الاعظم فقد شذ فیما یدخلہ فی النار فعلیکم معاشر المؤمنین باتباع الفرقۃ الناجیۃ المسماۃ باہل السنۃ والجماعۃ فان نصرۃ اللہ وحفظہ وتوفیقہ فی موافقتہم وخذلانہ وسخطہ ومقتہ فی مخالفتہم وہذہ الطائفۃ الناجیۃ قد اجتمعت الیوم فی مذاہب اربعۃ وہم الحنفیون والمالکیون والشافعیون والحنبلیون رحمہم اللہ تعالےٰ ومن کان خارجا عن ہذہ الاربعۃ فی ہذا الزمان فہو من اہل البدعۃ والنار۔ (انتہی بقدر الحاجۃ)

سؤال فرقۂ غیر مقلدین کیونکر مذاہب اربعہ اہلسنت والجماعت سے خارج ہین جو بدعتی وناری ہوئے بلکہ وہ تو بلاتعیین چارون امام کی تقلید کرتے ہین۔

جواب یہ صرف اونکا مغالطہ اور دھوکا دینا ہے۔ انکا اصول یہ ہے کہ سوائے قران شریف اور احادیث شریف کے کسی کا قول حجت وسند نہین ہے۔ اور قرآن شریف اور حدیث شریف کے فہم وادراک کے لیے چندان علم درکار نہین ہے۔ اسمٰعیل دہلوی اور صدیق حسن خان وغیرہ ان کے بڑون نے مقلدین کو مشرک لکھا ہے پس تقلید مطلق ان کے نزدیک کیونکر جائز ہوئی صرف انکا یہ مغالطہ ہے۔ کہ ہم مطلق ائمہ کے مقلد ہین۔ اتفاق ہونا کسی مسئلہ مین بدون قصد موافقت کے تقلید نہین ہے۔

سؤال یہ تو بیان کیجیے کہ غیر مقلدین کے مسائل ایسے بھی ہین جو مذاہب اربعۂ اہلسُنّت مین سے کسی کے نزدیک جائز نہ ہون۔

جواب بہت سے ایسے مسائل ہین۔ منجملہ اونکے یہ مسئلہ بھی ہے کہ تین طلاق کو ایک مجلس مین تین نہین قرار دیتے۔ بلکہ اُس عورت کو بے حلالہ طلاق دینے والے پر حلال سمجھتے ہین اور منجملہ اونکے یہ بھی ہے۔ کہ مقتدی کے رکوع مین شریک ہونے سے بدون پڑھنے فاتحہ کے وہ رکعت صحیح نہین ہوتی بلکہ اُس رکعت کو دوبارہ پڑھنا ہوگا۔ اور منجملہ اون کے یہ بھی ہے کہ سر کی جگہہ

سلہ اور علامہ سید احمد مصری طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ حاشیہ دُرمختار مین فرماتے ہین کہ جو شخص جمہور اہل فقہ وعلم اور بڑی جماعت سے علیحدہ ہوا وہ ایسی [illegible]

[illegible] اور انکی ناراضی اہلسنت کی مخالفت مین ہے اور یہ نجات والا گروہ آج چار مذہبون مین جمع ہے حنفی شافعی مالکی حنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جو ان چار سے باہر ہے بدعتی ہے ۱۲

محض پگڑی کا مسح کرنا گو سر کے کسی جز سے ہاتھ نچھوئے کافی ہے اور فرض ادا ہو جائے گا۔ اور منجملہ اونکے یہ بھی ہے کہ خداوند تعالےٰ کے صفات کمالیہ کو اختیاری کہتے ہین۔ مثلاً کہتے ہین کہ خداوند تعالےٰ کو اختیار ہے کہ جب چاہے جس چیز کو چاہے جان سکے۔ چنانچہ اسمٰعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان[له] کے صفحہ ۲۰ مین لکہا ہے غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار مین ہو کہ جب چاہے کر لیجیے یہ اللہ صاحب کی ہی شان ہے۔ اور منجملہ اونکے یہ بھی ہے کہ خداوند تعالےٰ کو منزہ مکان زمان جہت اور اثبات رویت بلا جہت و محاذات سے ماننا بدعت حقیقیہ ہے اگر ان امور کو انکا معتقد دین سے سمجھے۔ اور منجملہ اونکے یہ بھی ہے کہ حق تعالےٰ کو کاذب بامکان سمجھتے ہین اور کہتے ہین اگر خداوند تعالےٰ جھوٹ نہ بول سکے تو لازم آئے کہ مخلوق سے کم درجہ کا قادر ہو۔ اور یہ بھی کہتے ہین کہ نفی مین کمال جبھی ہے جب منفی پر وہ شخص کہ جسکی صفت نفی کے ساتھ کیجاتی ہے قادر ہو ورنہ یہ نفی صفت کمال نہوگی۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کی صفت کرتے ہین کہ اللہ جھوٹ نہین بولتا اور بخلاف اخرس کے اور جماد کے کہ اونکو نہین کہا جاتا کہ وہ جھوٹ نہین بولتے اسکی یہی وجہ ہے کہ اخرس اور جماد جھوٹ بولنے پر قادر نہین بخلاف حق سبحانہ کے۔ اور اسیطرح کفریات بخلاف ائمہ اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہین۔ قریب نشتر کے بعض علما نے تقویۃ الایمان وغیرہ کے رد مین شمار کیا ہے۔

سوال ۱۳ قیاس ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف و باطل کہنے والے کو کیا لکھا ہے۔

جواب فتاوے عالمگیری مین اسکو کفر لکھا ہے عبارت اوسکی یہ ہے۔ رجل قال قیاس ابوحنیفہ حق نیست یکفر کذا فی التاتارخانیۃ۔ اور عبداللہ بن مبارک محدث نے حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شان مین قصیدہ لکھا ہے۔ منجملہ اونکے یہ شعر ہے۔ فلعنۃ ربنا اعداد رمل + علی من رد قول ابی حنیفہ + درمختار صفحہ ۴۳ مطبوعہ دہلی

سوال ۱۴ غیر مقلدین کے پیشواؤن نے بزرگان دین و فقہاے کرام و مصلاے اربعہ کے نسبت کیا لکھا ہے اور نیز قبۂ پاک آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے مین کیا لکھا ہے۔

اسکے رکہنے کو جو کفر کہتا ہو خود یہ کافر ہے یا فاسق بدعتی ہے اگر اپنی جہل سے کوئی اس کتاب کی خوبی کو نہ سمجھے تو اسکا قصور فہم ہے۔
[illegible]
اگر کسی گمراہ نے اسکو برا کہا تو وہ خود ضال مضل ہو فقط واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ راجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔

جوابٌ بزرگان دین اور فقہاے کرام کو مشرک اور بدعتی لکھا ہے اور مصلاے اربعہ کو بدعت و شرک۔ اور قبہ انور کو علی ہذا القیاس اور اسکا ثبوت انکے پیشوا صدیق حسن خان کے کتب سے بخوبی واضح ہے۔

سوال ۱۵ نواب صدیق حسن خان نے خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شان مین کیا بے ادبی کے کلمات لکھے ہین۔

جواب ۱۵ وہ صاف گمراہ و بدعتی تھے چنانچہ عبارت انتقاد الرجیح صفحہ ۶۲ مین یون درج ہے کہ اونہون نے تراویح کو رواج دیا اور خود اسکو بدعت کہکر اچھا کہا حالانکہ بدعت کوئی اچھی نہین ہے سب گمراہی ہے۔

سوال ۱۸ حنفیون کی نماز شافعی المذہب کے پیچھے جائز ہے کہ نہین۔

جواب ۱۸ جائز ہے بشرطیکہ اسکے کہ امام متعصب نہو اور فرائض اور شرائط مین مقتدی کے مذہب کی رعایت کرتا ہو اور یہ مسئلہ بحر الرائق اور شامی اور طحطاوی وغیرہ مین ہے۔

سوال ۱۹ حنفیون کی نماز غیر مقلدین کے پیچھے جائز ہے کہ نہین۔

جواب ۱۹ غیر مقلدین کے پیچھے جائز نہین اس لئے کہ قطع نظر انکی گمراہی کے انکے مذہب مین بعض امور ایسے ہین کہ جنکے ارتکاب سے حنفیہ کی نماز جائز و درست نہین ہوتی چنانکہ خون مردار۔ شراب کو ناپاک نہین جانتے ان کی کتاب روضۃ الندیہ صفحہ ۱۲ مین ہے۔ و نیز پانی کسی نجاست سے انکے نزدیک ناپاک نہین ہوتا اگرچہ کتنا ہی کم ہو جبتک رنگ و بو و مزہ متغیر نہو اسکا ثبوت طریقہ محمدیہ ترجمہ درر البہیہ صفحہ ۶ و فتح المغیث صفحہ ۵ مین ہے اور نیز پگڑی کا مسح وضو مین کافی ہے فتح المغیث صفحہ ۶ اور یہ امور مذکورہ بالا حنفیہ کے نزدیک مفسد نماز ہین یعنی ان کی موجودگی مین نماز نہ ہوگی پس انکے پیچھے (چونکہ مرتکب ان امور کے ہین) کیونکر حنفیہ کی نماز صحیح ہوگی۔

سوال ۲۰ کیا حرمین شریفین مین چارون مذہب کے اہلسنت والجماعت غیر مقلدین کے پیچھے

سلہ نجدیہ سُنی حنفی یہ دو لفظ ایسے دائرہ و سائر ہین جنسے شاید ہی کوئی شخص ناواقف ہو مگر اکثر لوگ اسکے معنے کے تہ تک نہ پہونچنے سے قاصر ہین اکثر لوگ ان کو ہر مذہب رکہتا ہو معتزلی ہو یا سُنی یا کوئی اور مذہب کا اسی بنا پر غیر مقلدین تو سُنی ہین نہ حنفی ہین لیکن سُنی نہین یعنے یہ لوگ اعتقاداً تابع محمد ابن عبد الوہاب نجدی ہین عملاً مقلد امام ابو حنیفہ اور غیر مقلدین عملاً و اعتقاداً ہر طرح وہابی ہیں
[illegible]

نماز پڑھتے ہین۔

جواب ہرگز نہین واصلا نہین پڑھتے ہین۔ بلکہ یہ لوگ اپنے آپ کو اور اپنے مذہب کو پوری طرح ظاہر نہین کرسکتے کبھی وہان اپنے آپ کو شافعی کہتے ہین۔ اور کبھی کچھ اور۔

سوال مولوی نذیر حسین پیشوائے غیر مقلدین جب مکہ معظمہ گئے تھے تو حاکم مکہ نے اون کے ساتھ کیا معاملہ کیا تھا۔

جواب حاکم مکہ نے مولوی نذیر حسین کو پکڑا اور قید کیا تھا۔ انھون نے توبہ کرکے اپنے آپ کو حنفی بناکر رہائی پائی تھی۔

سوال اُسوقت آپ مکہ معظمہ مین موجود تھے یا نہین۔

جواب یہ فقیر اُسوقت مکہ معظمہ مین موجود تھا اور حرم شریف مین اپنے شغل مین مشغول تھا کہ یکایک دیکھا کہ مولوی نذیر حسین کو اہل مکہ پکڑے لئے جاتے ہین مینے پوچھا کہ ان کو کس جُرم مین پکڑا ہے۔ کہا کہ یہ وہابی بدمذہب غیر مقلد ہے۔ اور مقلدون کو بُرا کہتا ہے۔ اور مشرک جانتا ہے۔ بعد اوسکے فقیر مدینہ منورہ کو چلا گیا جب مدینہ منورہ پہونچا دو چار روز کے بعد دیکھا کہ پیشوا غیر مقلدونکا (یعنی نذیر حسین) وہان موجود ہے مینے پوچھا کہ مین انکو گرفتار اور قید مین چھوڑکر آیا تھا یہان کیونکر آگیا لوگون نے (جو اونکے ہمراہ قافلہ مین تھے) بیان کیا کہ انھون نے توبہ نامہ لکھدیا اور وہ توبہ نامہ مکہ معظمہ مین طبع ہوکر شایع بھی ہوگیا۔ بعد اسکے جس قافلہ مین مین مکہ معظمہ کی طرف واپس آیا یہ بھی اوس قافلہ مین تھے۔ جہان سے حجاج لوگ احرام باندھتے ہین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو میقات مدینہ مقرر کیا ہے۔ انھون نے احرام نہین باندھا مین متعجب تھا کہ انھون نے باوجود دعوی اہلحدیث ہونیکا کرکے ذوالحلیفہ سے جو میقات اہل مدینہ کا ہے اور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مع اپنے جمیع اصحاب کبار کے احرام باندھا تھا انھون نے کیون نہین احرام باندھا۔ آخرالامر انھون نے رابق مین احرام باندھا۔ جب مین وادی فاطمہ مین پہونچا جو آخر منزل مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی جانب ہے کیا دیکھتا ہون کہ چند اونٹ واپس بجانب مدینہ منورہ جاتے

ہین حیرت ہوئی کہ یہ اونٹ کیسے واپس جا رہے ہین۔ اگر شغدف وغیرہ سے خالی ہوتے تو گنجائش تھی کہ بدوؤن کے اونٹ ہون جو اس قافلہ سے علٰحدہ اپنے وطن کو جاتے ہون۔ چونکہ اون اونٹون پر پورا سامان سفر اور سواری کا موجود تھا کہ خلاف عادت بدوؤن کے کہ وہ اپنے اونٹون پر بدون کرایہ وغیرہ کے شغدف وغیرہ رکھکر نہین چلتے ہین۔ بعد تحقیق کے معلوم ہوا کہ نذیر حسین اب مکہ سے مُنہہ پھیر کر جدہ کو جا رہے ہین۔ خدا جانے کہان احرام کھولا بمبئی مین یا دہلی مین یا دریاے شور مین۔ اسکی وجہ جو دریافت کی تو معلوم ہوا کہ انکو انکے حواریون نے مکہ سے آکر خبر دی کہ آپ کی گرفتاری کے سامان پھر لیا رہین۔ خدا جانے یہ خبر سچی تھی یا جھوٹی مگر انہون نے اسکو سچا سمجھکر مکہ کی طرف مُنہہ نہین کیا مین یہ نہین کہہ سکتا کہ اُنھون نے نماز مین کبھی مُنہہ نکیا۔ ہان اداے احرام کے لیے اور اوسکے فراغ کے لیے کہ مکہ مکرمہ مین ہے نہ دیگر جگہ اگرچہ وہ جگہ کیسی ہی مکرم معظم ہو نہین گئے اگر خفیہ رات کو چھپکر گئے ہون تو اوسکا خدا کو علم ہے البتہ نہ مین نے اونکو دیکھا نہ اور نے اونکا آنا بیان کیا۔

سوال غیر مقلدین کے بارے مین فتاوے الحرمین آپ کے پاس ہین۔

جواب میرے پاس ہین۔

سوال آپ تصدیق کرتے ہین کہ یہ مُہرین وہین کے علمار کی ہین۔ اور کیونکر اوسکی تصدیق کرتے ہین

جواب جسوقت یہ فتاوے وہان لکھے گئے اوسوقت مین موجود نہ تھا۔ بعد اوسکے جب پھر مکہ مکرمہ پہونچا لوگون سے معلوم ہوا کہ یہان وہابیون وغیرہ کے بارے مین فتاوے لکھے گئے ہین اور مُہرین کی گئی ہین۔ تو ظن غالب فقیر کا یہی ہے کہ یہ فتاوی بلاشک علمار حرمین کے مُواہیر سے مزین ہین افترا نہین ہے اور کیونکر افترا ہو سکتا ہے کہ مکہ معظمہ کے آنے جانے والے حجاج بکثرت موجود ہین اور یہ بھی اسکی تصدیق کے لیے کافی ہے کہ فقیر حرمین شریفین مین مکرر رسہ کرر حاضر ہوا اور کبھی سال بھر اور کبھی ڈیڑھ سال یا کم وبیش وہان رہا وہان کے علمار کے مذہب سے خوب واقف ہوا کہ وہ لوگ صاف کھلم کھلا وہابیون غیر مقلدون کو بُرا کہتے ہین۔ چنانکہ شیخ سید احمد دحلان نے

دااِن کے پیشوا محمد بن عبد الوہاب نجدی کہ باشندۂ درعیہ اوس شہر کا تھا کہ جہاں مسیلمہ کذاب نے نشو ونما پاکر دعوے نبوّت کا کیا) اونکے احوال مین پوری کتاب۔ خلاصۃ الکلام فی بیان امراء البلد الحرام خوب بسط سے لکھی ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ جب محمد بن عبد الوہاب کا ظہور ہوا تھا۔ علماء مکہ و یمن وغیرہ نے رسائل اوسکے رد مین لکھے تھے بلکہ اوسکا بھائی سلیمان بن عبد الوہاب اور اوسکے والد عبد الوہاب بھی اوسکے مخالف تھے۔ شاید کہ یہ لوگ جو اپنے آپ کو محمدی کہتے ہین۔ اوسی محمد کی طرف منسوب کرتے ہین اس لیے کہ وہ انکے نزدیک بڑا ہی موحد اور محدث تھا اور انکے مذہب کا بانی تھا پس اوسی کے طرف نسبت مناسب ہے نہ جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف اس لیے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اتبعوا السواد الاعظم ومن شذ شذ فی النار۔ بموجب قول مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کے تو یہ لوگ ناری ہوتے ہین۔ پس کیونکر اپنے کو اونکے جانب منسوب کرینگے واللہ اعلم

سوال غیر مقلدین کی بدعت لزوم کفر تک پہونچی ہے کہ نہین۔

جواب[۲۶] غیر مقلدین کی بدعت البتہ لزوم کفر تک پہونچی ہے اسلیے کہ یہ لوگ مطلق تقلید کو شرک کہتے ہین کہ جسکا ثبوت نص قرآنی سے ثابت ہے۔ فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون اور دوسری آیت فلولا نفر من کل فرقۃ منہم طائفۃ لیتفقہوا فی الدین ولینذروا قومہم اذا رجعوا الیہم لعلہم یحذرون۔ اور حدیث شریف ابو داؤد وغیرہ مین موجود ہے کہ ایک شخص نے حالت جنابت مین اپنے رفقاء سے پوچھا کہ مجکو جنابت ہے اور موسم سردی کا ہے اور سردی غالب ہے اگر غسل کرتا ہون خوف مرض یا ہلاکت ہے رفقاء نے بھی کہا کہ تمکو نہانا ہوگا۔ تیمم جائز نہین ہے پانی موجود ہے۔ لم تجدوا ماءً صادق نہین آتا۔ پس وہ شخص بموجب اونکی بیان کے غسل کیا۔ شدت سردی کے باعث سے مرگیا۔ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی خبر پہونچی تو فرمایا کہ قتلوہ قاتلہم اللہ کیون نہ اسکو دریافت کرلیا انما شفاء العی السؤال یہ حدیث کا ترجمہ نہین ہی خلاصۂ حدیث ہی اخیر کی عبارت انما شفاء العی السؤال بجنسہٖ ہی اور انکے دیگر کفریات کا حوالہ نمبر ۱۲ مین گذر چکا ہی۔

سوال[۲۷] ایسے مبتدع کے پیچھے نماز جائز ہے یا کیا۔

جواب[۲۷] ایسے مبتدع کے پیچھے نماز ہرگز جائز نہین۔ فتح القدیر جلد اول صفحہ ۲۴۶ مین ہے۔ روی محمد

عن ابی حنیفۃ وابی یوسف ان الصلوٰۃ خلف اہل الاہواء لاتجوز شرح فقہ اکبر ۔ ١٠ بسلم اتحاد

٢٨ سوال مسلمانون کو گالی دینا فسق ہے کہ نہین اور مسلمانون کا بُرا کہنے والا فاسق ہی کہ نہین ۔

٢٨ جواب مسلمانون کو گالی دینا فسق ہے صحیح بخاری وغیرہ کتب صحاح حدیث مین موجود ہے سباب المسلم فسوق جب گالی دینا مسلمان کا فسق ہے ۔ تو گالی دینے والا فاسق ضرور ہوگا ۔

٢٩ سوال بدعتی اور فاسق کی امامت مکروہ و ممنوع ہے یا کیا ۔ اور اسکی کیا سندین ہین ۔

٢٩ جواب مکروہ و ممنوع ہے ۔ رد المختار عرف شامی صفحہ ٣٩٣ مطبوعہ مطبع میمنیہ مصر مین ہے ۔ فہو کالمبتدع تکرہ امامتہ بکل حال اور نیز اوسی صفحہ مین ہے بل مشی فی شرح المنیتہ علی ان کراہۃ تقدیمہ کراہۃ تحریم لما ذکرنا قال ولذا لم تجز الصلوٰۃ خلفہ اصلا عند مالک وروایۃ عن احمد ۔ فلذا حاول الشارح فی عبارت المصنف وحمل الاستثناء علی غیر الفاسق اور نیز تنویر الابصار اور اوسکی شرح در مختار مطبوعہ دہلی صفحہ ٧٦ جلد اول بیان مکروہات مین لکھا ہے ومبتدع اسے صاحب بدعۃ وہی اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول لا بمعاندۃ بل بنوع شبہۃ وکل من کان من قبلتنا لا یکفر بہا وان کفر بہا فلا یصح الاقتداء بہ اصلا انتہیٰ اما الفاسق الاعلم فلا یقدم لان فی تقدیمہ تعظیمہ وقد وجب علیہم اہانتہ شرعا ومفاد ہذا کراہۃ التحریم فی تقدیمہ الخ ۔ ابو السعود ۔

٣٠ سوال لامذہبی فسق ہے یا نہین ۔

٣٠ جواب بیشک فسق ہے بلکہ بدتر از فسق ہے ۔

٣١ سوال امام بنا دینا تعظیم ہے کہ نہین اور مبتدع کی دینی تعظیم حرام ہے یا کیا ۔

٣١ جواب امام بنا دینا بیشک دینی تعظیم ہے اور مبتدع کی دینی تعظیم حرام ہے چنانکہ ثبوت اسکا بحوالہ شامی وطحطاوی جواب سوال نمبر ٢٩ مین دیا گیا اوسکی مختصر عبارت یہ ہے فی تقدیمہ للامامۃ تعظیمہ وقد وجب علیہم اہانتہ شرعا الخ اور مشکوٰۃ شریف مین ہے ۔ من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ہدم الاسلام اور دیلمی مین بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہے ان اللہ لا یقبل لصاحب بدعۃ صوما ولا صلوٰۃ ولا زکوٰۃ ولا حجا ولا عمرۃ ولا جہادا ولا صرفا ولا عدلا ویخرج من الاسلام کما یخرج السہم من الرمیۃ او کما یخرج الشعر من العجین فتاوی مدینہ منورہ صفحہ ٢٠٠ ۔

تو ان کوئی حدیث صحیح پیش کرسکتے ہین جس سے ظاہر ہو کہ مبتدع و فاسق کی امامت مکروہ و نادرست ہے

جواب ۳۲ ہان ابن ماجہ صفحہ ۷۷ مطبوعہ فاروقی دہلی مین یہ حدیث ہے عن جابر بن عبد اللہ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ایہا الناس الی قولہ ولا یؤم فاجر مؤمنا الا ان یقہرہ بسلطان یخاف سیفہ وسوطہ۔

سوال ۳۳ جس طرح نماز حنفی۔ شافعی کے پیچھے جائز ہے اسی طرح غیر مقلدون کے پیچھے کیون نہین جائز ہے۔ کہ وہ بھی رعایت مذہب مقتدی کی کرلیوین۔

جواب ۳۳ یہ غیر مقلدین کا قیاس شافعی وغیرہ پر درست نہین ہے اس لئے کہ ہم اونکے پیچھے نماز کی صحت کو مقید کرتے ہین ساتھ غیر متعصب ہونے امام کے اور رعایت کرنے اون کے شرائط اور ارکان نماز مقتدی کو چنانکہ اسکا حوالہ جواب سوال ۱۵ مین گذرچکا و نیز عالمگیری مین ہے لاباس بہ اذا لم یکن متعصبا۔ و نیز شامی صفحہ ۳۷۰ جلد اول مطبوعہ دہلی مین ہے۔ واما الاقتداء بالمخالف فی الفروع کالشافعی فیجوز ما لم یعلم منہ ما یفسد الصلوۃ علی اعتقاد المقتدی علیہ الاجماع انما اختلف فی الکراہۃ انتہے۔ اور ظاہر ہے کہ غیر مقلد حنفیون کے ساتھ سخت تعصب رکھتے ہین بلکہ مشرک کہتے ہین اور نیز غیر مقلدین اصول مین مخالف ہین کیونکہ اجماع اور قیاس کو حجت نہین جانتے۔ پس ان کا قیاس شافعیہ پر (جو محض فروع مین مخالف ہین) کیونکر ہوسکتا ہے۔

سوال ۳۴ مسجد جو اہلسنت بنائین وہ خاص اپنے فرقہ کیلیے بناتے ہین یا کہ عام کلمہ گویون کے واسطے

جواب ۳۴ خاص اہلسنت کے لیے ہے اسلیے کہ اونکے مذہبی مسائل مین یہ بھی ہے کہ مبتدعون اور اہل اہوا کے ساتھ میل جول رکھنا منع اور اونکے ساتھ نماز پڑھنے کی ممانعت ہے۔ پس کیونکر اہل سنت کی مسجد بدعتیون کے لئے ہوگی اور کیونکر اونکو اپنی مسجد مین آنے کی اجازت دینگے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم وایاہم لا یضلونکم ولا یفتنونکم فتاوے حرمین بحوالہ صحیح مسلم صفحہ ۸ ولابی داؤد عن ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وان مرضوا فلا تعودوہم وان ماتوا فلا تشہدوہم وزاد ابن ماجۃ عن جابر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وان لقیتموہم فلا تسلموا علیہم وعند العقیلی عن انس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تجالسوہم ولا تشاربوہم ولا تواکلوہم ولا تناکحوہم زاد ابن حبان عنہ لا تصلوا علیہم ولا تصلوا معہم وللدیلمی عن معاذ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی بریٔ منہم وہم براء منی جہادہم کجہاد الترک والدیلم وعن الامام جعفر الصادق رضی اللہ تعالے عنہ وعن آبائہم الکرام حدثنی ابی محمد عن ابیہ علی عن ابیہ الحسین عن ابیہ علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالے عنہم انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لابی امامۃ الباہلی لا تجالس قدریا ولا مرجیا ولا خارجیا انہم یکفؤن الدین کما یکفؤ الاناء ویغلون کما غلت الیہود والنصاریٰ الحدیث وعن ابی قلابۃ وعن الحسن البصری ومحمد بن سیرین رضی اللہ تعالے عنہم انہم قالوا لا تجالسوا اہل الاہوا اور اسکے نظائر اور سندین فتاوے حرمین مین بکثرت موجود ہین بطور مشتے از نمونہ خروارے لکھوایا گیا ہے۔

سوال ۳۷ مبتدعین کے ساتھ میل جول کرنے سے منع ہونے کی کیا دلائل از روے شرع ہین۔

جواب ۳۷ اسکے بہت سے دلائل ہین منجملہ اونکے آیہ کریمہ واما ینسینک الشیطان فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین کہ جسکا خلاصہ یہ ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو قوم ظالمین کے ساتھ بیٹھنے سے اور مجالست کرنے سے ممانعت کی گئی ہے اور تفسیر احمدی مطبوعہ حسنی صفحہ ۲۷۶ مین اسی آیت کے تحت مین لکھا ہے۔ ان القوم الظالمین یعم المبتدع والفاسق والکافر والقعود مع کلہم ممتنع۔ اور نیز فتاوے حرمین مین بہت سے احادیث واقوال سے ثابت ہے کہ اہل بدع کے ساتھ مجالست کرنی چاہیئے نہ کھانا پینا نہ اونکے ساتھ شادی ونکاح کرنا چاہیئے۔ اور نہ اونکے ساتھ نماز پڑھنی چاہیئے اور نہ اونکو سلام کہنا چاہیئے۔ بلکہ اون سے ترشروئی سے پیش آنا چاہیئے۔ اور اسکا حوالہ جواب سوال نمبر ۳۶ مین لکھا گیا ہے۔

سوال ۳۸ کوئی روایت ایسی بھی ثابت ہے کہ جس سے مبتدعین کے جنازہ کی نماز پڑھنی اور اونکے ساتھ نماز پڑھنی ممنوع ہو۔

جواب ۳۸ بیشک بہت سے روایتین ہین جنکو ہم بحوالہ فتاوے حرمین شریفین جواب سوال

صہ ۳۶ مین لکھواچکاہون۔

۳۹ سوال کیا مسجد مین سب مسلمانون کا حق ہوتاہے۔ اور مسلمان کسے کہتے ہین۔

۳۹ جواب مسلمان وہی ہین جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت ہین۔ اور اُمت کے دو معنے ہین ایک اُمت دعوت جسکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حق کی طرف بلایا بایں معنی ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت ہین۔ اور دوسری اُمت اجابت جنہون نے حضرت کے فرمان واجب الاذعان کو بسر وچشم قبول کیا اور حق کو پورا پورا مانا اور تسلیم کیا۔ اور جب اُمت مطلق بولتے ہین یہی امت اجابت مراد ہوتی ہے اس معنے پر جو مسلمان ہے اوسکے لیئے مسجد مین نماز پڑھنے کا حق ہے مگر مبتدع اور اہل اہوا اس معنی مین داخل نہین ہین ہمارے علماء نے تصریح کی ہے کہ وہ اُمت دعوت ہین نہ اُمت اجابت علامہ تفتازانی اور صدر الشریعہ نے تلویح اور توضیح صفحہ ۳۵۲ مطبوعہ نولکشور مین لکھاہے ونیز حدیث شریف ستفترق امتی علے ثلثة وسبعين فرقة كلهم في النار الا واحدة وهو ما انا عليه واصحابي اوكما قال صلے اللہ علیہ وسلم اسکے طرف اشارہ فرمارہی ہے کہ سب فرق باطلہ کو سوائے اہل سنت والجماعت کے ناری قرار دیاہے۔

۴۰ سوال کیا سب مسلمان جو اُمت اجابت ہون یعنے اہلسنت ہون اونکا سب کا حق مسجد مین برابر ہوتاہے۔

۴۰ جواب سب کا حق برابر نہین بلکہ جو مسجد جس قبیلہ اور محلہ مین بنائی جائے گی۔ اہل محلہ اور قبیلہ کا اوس مین حق مقدم ہے درمختار صفحہ ۷۱ مطبوعہ ہاشمی میرٹھ مین ہے۔ لاهل المحلة منع من ليس منهم عن الصلوة فيه۔

۴۱ سوال کسی وجہ اور مصلحت سے مسلمانون کو جنکا حق مسجد مین تھا نکالدینا جائز ہے یا نہین اور روکنے والا بموجب آیت شریف (ومن اظلم ممن منع مساجد الله الآية) کے ظالم ہے یا نہین

۴۱ جواب روکنے کا حق ثابت ہے اور نکالدینا بھی جائز ہے منجملہ اونکے کچا لہسن اور پیاز

نمبر ۳۶ مین انکو لکھ چکاہون۔

۳۹ سوال کیا مسجد مین سب مسلمانون کا حق ہوتاہے۔ اور مسلمان کسے کہتے ہین۔

۳۹ جواب مسلمان وہی ہین جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت ہین۔ اور اُمت کے دو معنے ہین ایک اُمت دعوت جسکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حق کی طرف بلایا بایں معنی ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت ہین۔ اور دوسری اُمت اجابت جنھون نے حضرت کے فرمان واجب الاذعان کو بسروچشم قبول کیا اور حق کو پورا پورا مانا اور تسلیم کیا۔ اور جب اُمت مطلق بولتے ہین یہی امت اجابت مراد ہوتی ہے اس معنے پر جو مسلمان ہے اوسکے لیے مسجد مین نماز پڑھنے کا حق ہے مگر مبتدع اور اہل اہوا اس معنی مین داخل نہین ہین ہمارے علماء نے تصریح کی ہے کہ وہ اُمت دعوت ہین نہ اُمت اجابت علامہ تفتازانی اور صدر الشریعہ نے تلویح اور توضیح صفحہ ۵۲۳ مطبوعہ نولکشور مین لکھا ہے و نیز حدیث شریف ستفترق امتی علے ثلثة وسبعین فرقة کلھم فی النار الا واحدة وھو ما انا علیه و اصحابی او کما قال صلے اللہ علیہ وسلم اسکے طرف اشارہ فرمارہی ہے کہ سب فرق باطلہ کو (سواے اہل سنت والجماعت کے) ناری قرار دیا ہے۔

۴۰ سوال کیا سب مسلمان جو اُمت اجابت ہون یعنے اہلسنت ہون اونکا سب کا حق مسجد مین برابر ہوتا ہے۔

۴۰ جواب سب کا حق برابر نہین بلکہ جو مسجد جس قبیلہ اور محلہ مین بنائی جاے گی۔ اہل محلہ اور قبیلہ کا اوس مین حق مقدم ہے درمختار صفحہ ۶۵ مطبوعہ ہاشمی میرٹھ مین ہے۔ لاہل المحلة منع من لیس منھم عن الصلوة فیه۔

۴۱ سوال کسی وجہ اور مصلحت سے مسلمانون کو جنکا حق مسجد مین تھا نکالدینا جائز ہے یا نہین اور روکنے والا بموجب آیت شریف (ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ الآیة) کے ظالم ہے یا نہین

۴۱ جواب روکنے کا حق ثابت ہے اور نکالدینا بھی جائز ہے منجملہ اونکے کچا لہسن اور پیاز

کھانیوالے کو نکالنے کا اور نہ قریب آنیکا حکم ہے۔ اور نیز حدیث شریف مین ہے من وجد سعۃ فلم یضح فلا یقربن مصلانا جسکا خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص باوجود وسعت کے قربانی نکرے تو ہمارے مصلے اور جا نماز کے قریب نہ آوے اور درمختار وغیرہ مین ہے کہ داخل ہونا کھانیوالے کچا لہسن اور پیاز کو منع ہے اور اس سے اونکو روکنا چاہیئے عبارت درمختار کی یہ ہے ویکرہ الاعطاء مطلقا الی ان قال واکل نحو ثوم ویمنع منہ وکذا اکل موذ ولو بلسانہ اور اوسکے حاشیہ رد المختار عرف شامی مین ہے قولہ واکل نحو ثوم اے کبصل ونحوہ مما لہ رائحۃ کریھۃ للحدیث الصحیح فی النھی عن قربان آکل الثوم والبصل المسجد قال الامام العینی فی شرحہ علی صحیح البخاری قلت علۃ النھی اذی الملائکۃ او اذی المسلمین ولا یختص بمسجدہ علیہ الصلوۃ والسلام بل الکل سواء لروایۃ مساجدنا بالجمع خلافا لمن شذ ویلحق بما نص علیہ فی الحدیث کل ما لہ رائحۃ ماکولا او غیرہ وانما خص الثوم ھہنا بالذکر وفی غیرہ ایضا بالبصل والکراث لکثرۃ اکلھم لھا وکذلک الحق بعضھم بذلک من بفیہ بخر او بہ جرح لہ رائحۃ وکذلک القصاب والسماک والمجذوم والابرص اولی بالالحاق و قال سحنون لا اری الجمعۃ علیھما واحتج بالحدیث والحق بالحدیث کل من اذی الناس بلسانہ وبہ افتی ابن عمر رضی اللہ تعالے عنھما وھو اصل فی نفی کل من یتاذی بہ الخ صفحہ ۴۴۴ مطبوعہ دہلی جلد اول۔ پس اس آیت سے مراد اونہین لوگونکا نکالنا مراد ہے کہ جنکے اخراج کے بیئے شارع نے اجازت نہ دی اونکا روکنے والا بیشک ظالم ہے جنکو شارع نے روکا اور حکم اوسکے اخراج کا دیا اوسکا نکالنے والا کیونکر ظالم ہوگا۔

سوال[۴۲] غیر مقلدین اگر سنیون کی جماعت مین آکر شریک ہون تو سنیونکا کوئی مذہبی حرج ہے

جواب[۴۲] بیشک حرج ہے اس لئے کہ سنیون کے مسائل مین یہ ثابت ہے کہ اون کے ساتھ نماز کی ممانعت ہے۔ چنانچہ اسکا حوالہ جواب سوال نمبر ۳۶ مین بکثرت روایات لکھوایا گیا پہلے ممنوع کے ارتکاب مین کیونکر سنیونکا حرج ہوگا اور نیز سنیونکو یہ لوگ مشرک کہتے ہین اور اون کے ائمہ کو برا بھلا کہتے ہین تو اونکا نماز مین پاس ہونا باعث غیظ ہوگا اور ذکر الٰہی مین

جو مقصود اصلی نماز کا ہے خلل اور نقصان ہوگا اور نیز جب غیر مقلدین اپنے طریقہ کے موافق وضو کرینگے
کہ منجملہ اونکے ایک لوٹے پانی سے وضو کرنا جس مین پیشاب پڑا ہوا ور حد تغیر تک نہ پہونچا ہو یا نماز مین
خون نکلنے سے وضو نہ کیا ہو علے ہذا القیاس اور مسائل کہ جنکا جواب اوپر کے سوالون مین گذر چکا
ہے انکی نماز نہین ہوگی پس جب انکی نماز نہوگی تو انکا داخل ہونا صفت نماز مین مصداق اس
حدیث کا ہوگا من قطع صفا قطعہ اللہ پس کیونکر انکی شرکت سے اہلسنت کا حرج و نقصان نہوگا
بلاشک ہوگا۔

سوال ۱۳ کیا حنفیون کو استحقاق ہے کہ اپنے مذہب کے رو سے غیر مقلدین کو اپنی مساجد
مین آنے سے روکین۔

جواب ۱۳ بیشک استحقاق ہے بچند وجوہ۔ اول انکے آنے سے فتنہ و فساد ہوتا ہے جس کا
انسداد و شرعاً عقلاً عرفاً قانوناً ہر طرح ضروری و واجب ہے اور خداوند تعالے اپنے کلام پاک
مین فرماتا ہے واللہ لایحب الفساد اور والفتنۃ اشد من القتل۔ دوسری جگہ ارشاد ہے۔
دوسری وجہ یہ ہے کہ انکے آنے سے نمازیون کو (جو اہلسنت والجماعت سے ہین) نفرت ہوتی
ہے اور جو چیز موجب نفرت کی ہے اوسکا مسجد سے روکا جانا اور دور کرنا ثابت ہے چنانکہ
جذامی اور صاحب برص کو مسجد سے روکا جاتا ہے چنانکہ جواب سوال ۱۲ مین اوسکا ثبوت
دیا گیا باوجودیکہ اوسکا اپنا قصور اختیاری نہین ہے بلکہ یہ امراض آسمانی ہین پس بد مذہب
اور غیر مقلد کہ جنکا قصور اختیاری ہے جو موجب نفرت ایذای اہل اسلام ہے بدرجہ
اولی روکا جائیگا۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ انکے فتنہ کے خوف سے اگر نمازی اپنی مسجد کو چھوڑ
بیٹھے اور اپنے گھر دن مین نماز پڑھے تو مسجد ویران ہوگی۔ اور اگر نہ چھوڑین اور فتنہ اوٹھے
تو جیل خانہ آباد ہو دین کو بھی مسجد ویران ہوگی۔ اور اگر غم و غصہ کھایا باوجود غیظ و غضب کے
اور بخوف حکام وقت فتنہ سے باز رہے تو نماز مین قصور و خلل آیا غرضکہ ہر طرح ان کی شرکت
مین نقصان ہی نقصان ہے

تمت بالخیر